



# امیرِ اہل سنت سے اِعتِکاف

کے بارے میں 10 سوال جواب

صفحہ 17

09 کیا اسلامی بیس اجماعی اِعتِکاف کر سکتی ہیں؟

02 مسجد میں اِعتِکاف کرنے کی احتیاط

13 کتنی عمر کے اسلامی بھائی اِعتِکاف کریں؟

03 مسجد میں کتنی کرنا کیسا ہے؟

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو جلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

پبلشرز  
الاعتدال

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ ط  
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

## امیر اہل سنت سے اعتکاف کے بارے میں 10 سوال جواب

**دعائے خلیفہ عطار:** یاربک المصطفیٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”امیر اہل سنت سے اعتکاف کے بارے میں 10 سوال جواب“ پڑھ یا سن لے اُسے سنت کے مطابق اعتکاف کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس کی بے حساب مغفرت فرما۔ امین ہجاء خاتمہ النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

### دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيْلَتِ

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”اَكْثَرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُكَ الْمَلَائِكَةُ وَإِنْ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عَرَضْتُ عَلَيَّ صَلَاتَهُ حَتَّى يَفْرَغَ مِنْهَا، یعنی جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرُود بھیجا کرو کیونکہ یہ یومِ مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے، اس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، جب کوئی شخص مجھ پر دُرُود بھیجتا ہے تو اس کے فارغ ہونے تک اس کا دُرُود میرے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔“ حضرت ابو ذر داء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: (یار رسول اللہ!) اور آپ کے وصال کے بعد کیا ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ”ہاں! (میری ظاہری) وفات کے بعد بھی (میرے سامنے اسی طرح پیش کیا جائے گا۔)“ ”إِنَّ اللّٰهَ حَرَمَ عَلَيَّ الْاَرْضَ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ، یعنی اللہ پاک نے زمین کیلئے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔“ ”فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَتَّى يُوْرَثُ، پس اللہ پاک کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رِزْق بھی عطا کیا جاتا ہے۔“ (ابن ماجہ، 2/291، حدیث: 1637)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

1... یہ رسالہ امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔

**سوال:** کیا پچھلی اُمتوں میں بھی اعتکاف ہوتا تھا یا یہ اُمتِ محمدیہ کے لیے خاص ہے؟

**جواب:** اعتکاف بہت ہی پرانی عبادت ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے مکتبہ المدینہ کی کتاب ”فیضانِ رمضان“ کے باب فیضانِ اعتکاف کے صفحہ 228 پر ہے: پچھلی اُمتوں میں بھی اعتکاف کی عبادت موجود تھی چنانچہ پارہ 1 سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کی آیت نمبر 125 میں ہے:

﴿وَهَدِنَا إِلَىٰٓ اٰبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعٖلَ اَنْ يَّطَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّٰلِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝﴾

ترجمہ کنز الایمان: ”اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رُکوع و سُجود والوں کے لیے۔“

**اے عاشقانِ رمضان!** طواف و نماز و اعتکاف کے لیے کعبہ مُشْرِفَہ کی پاکیزگی اور صفائی کا خود ربِ کعبہ کی طرف سے فرمان جاری کیا گیا۔ مشہور مُفسِّر، حکیمِ اُمت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ مسجدوں کو پاک صاف رکھا جائے وہاں گندگی اور بدبودار چیز نہ لائی جائے، یہ سنّتِ انبیاء ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف عبادت ہے اور پچھلی اُمتوں کی نمازوں میں رُکوع اور سُجود دونوں تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجدوں کا مُتَوَلّٰی (مُنْتَظَم) ہونا چاہیے اور مُتَوَلّٰی صالح یعنی پرہیزگار انسان ہو۔ مزید آگے فرماتے ہیں: طواف و نماز و اعتکاف بڑی پرانی عبادتیں ہیں جو زمانہٴ ابراہیمی میں بھی تھیں۔

(تفسیر نور العرفان، پ 1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 125، ص 29، ملفوظات امیر اہل سنت، 2/350)

**سوال:** رمضان المبارک میں بہت سے لوگ مساجد میں اِظْفَارِی کرتے ہیں، ان کے لیے اعتکاف کی نیت سے متعلق مدنی پھول ارشاد فرمادیتے۔

**جواب:** مسجد میں کھانے پینے کے لیے اعتکاف کی نیت نہ کریں بلکہ ثواب کے لیے نیت کریں اور یہ نیت فقط رمضان المبارک میں ہی نہیں بلکہ سارا سال جب بھی مسجد میں آئیں



میں اگر مُعْتَلِفِین سب جگہ کنگھیاں کرنا شروع کر دیں گے تو چونکہ سب کو احتیاط کرنا آتی نہیں ہے اس لیے بال گراتے رہیں گے حالانکہ مسجد کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم ہے۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 2/181)

**سوال:** جو اسلامی بھائی اعتکاف کرنے کے بعد دینی ماحول سے دُور ہو جاتے ہیں انہیں دوبارہ دینی ماحول میں کیسے لایا جائے؟

**جواب:** اعتکاف کرنے کے بعد سارے مُعْتَلِفِین دینی ماحول سے دُور ہو جاتے ہوں ایسی بات نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو آج ہمیں یہ بہاریں نظر نہ آتیں۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائیوں کی کثیر تعداد اعتکاف کی وجہ سے ہی دینی ماحول میں آئی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مُفتی فُضَیلِ رِضَا (دامت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ) کے دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے کا سبب بھی اعتکاف ہی بنا، انہوں نے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کا واقعہ خود بتایا تھا کہ یہ پہلے مدرسۃ المدینہ برائے بالغان میں پڑھنے آتے تھے پھر انہوں نے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں شرکت کی۔ اس اعتکاف کی برکت سے ان پر ایسا رنگ چڑھا کہ انہوں نے دَرَسِ نِظَامِی (یعنی عالم کورس) شروع کر دیا اور آج الحمد للہ دعوتِ اسلامی کے قابلِ فخر مُفتی ہیں بلکہ مُفتیِ اسلام بن چکے ہیں۔ اسی طرح دعوتِ اسلامی کے کئی مُبَلِّغِین اور ذِمَّہ داران ہوں گے جنہوں نے اعتکاف کی وجہ سے دینی ماحول کو اپنایا ہوگا، ممکن ہے کہ کئی اراکینِ شُورِیٰ بھی ایسے ہوں جو اعتکاف کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہوئے ہوں۔

نگرانِ شُورِیٰ حاجی ابو حامد محمد عمران بھی اعتکاف ہی کی وجہ سے دینی ماحول میں آئے تھے۔ اعتکاف کرنے سے پہلے انہوں نے دینی ماحول میں آنا جانا شروع کر دیا تھا جس کی وجہ

سے ان پر کچھ نہ کچھ اثر ہوا، پھر جب انہوں نے اعکاف کیا تو ان کی دُنیا ہی بدل کر رہ گئی۔ یہ اپنے اس اعکاف کا ماحول خود بیان کرتے ہیں کہ ”جب میں اعکاف میں بیٹھا تو میرے دوست مجھ سے ملنے آتے تھے چونکہ میں خود بھی مذاقِ منسخری کا عادی تھا تو وہ مجھے بولتے کہ یہ سارے ڈرامے چھوڑ۔ کیا تو مولانا لوگوں کو تنگ کرنے کے لیے بیٹھ گیا ہے؟ مگر میں بالکل سنجیدہ ہو گیا اور ان سے ایسا کوئی مذاق نہ کیا۔“ پھر نگر ان شوریٰ پر اعکاف کا ایسا رنگ چڑھا کہ آج وہی عمر ان نگر ان شوریٰ بن کر لوگوں کے سامنے موجود ہیں اور دُنیا کی بہت بڑی تعداد ان کی عقیدت مند ہے۔ اکثریت ان کے بیان سے مطمئن ہوتی ہے نیز ان کا بیان سننے والے اپنے اندر تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ساری بہاریں اعکاف کی وجہ سے ہی ہیں اس کے باوجود اگر کوئی شخص اعکاف کرنے کے بعد بھی نیکیوں کی راہ پر نہیں آتا اور اس کے اندر کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی تو یہ اس کا اپنا نصیب ہے۔

حضرت وہب بن مُنبہ رحمۃ اللہ علیہ تابعی بزرگ ہیں ان کے فرمان کا خلاصہ ہے: بعض لوگ علمِ دین حاصل کرتے ہیں اس کے باوجود سدھرتے نہیں بلکہ ان میں خوب بگاڑ ہوتا ہے جو فساد کا باعث بنتا ہے۔<sup>(۱)</sup> یعنی اگر کسی کے دل میں فساد کا بیج موجود ہو تو علمِ دین حاصل

۱... حضرت وہب بن مُنبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علم کی مثال تو بارش کے اُس پانی کی طرح ہے جو آسمان سے صاف و شفاف اور میٹھانا زل ہوتا ہے اور درخت اُس کو اپنی شاخوں کے ذریعے جذب کر لیتے ہیں۔ اب اگر درخت کڑوا ہوتا ہے تو بارش کا پانی اُس کی کڑواہٹ میں اضافہ کرتا ہے اور اگر وہ درخت میٹھا ہوتا ہے تو اُس کی مٹھاس میں اضافہ کرتا ہے بس یونہی علم بذاتِ خود تو فائدے کا باعث ہے مگر جب خواہشاتِ نفس میں گرفتار انسان اسے حاصل کرتا ہے تو یہ علم اُس کے تکبر میں مبتلا ہونے کا سبب بن جاتا ہے اور جب شَرِيفُ النَّفْسِ انسان کو یہ علم حاصل ہوتا ہے تو یہ اُس کی شرافت، عبادت، خوف و خشیت اور پرہیزگاری میں اضافہ کرتا ہے۔

(حدائقِ ندیہ، 2/512)

کرنے کے باوجود اس کے دل سے فساد ہی پیدا ہو گا کہ وہ بیچ دن بدن پرورش پاتا رہے گا بالآخر تن آور درخت بن کر فساد برپا کرے گا۔ کیونکہ پھل ہمیشہ بیج کی مثل ہی حاصل ہوتا ہے جیسا بیج بویا جائے گا ویسا ہی پھل ملے گا اگر گیہوں (یعنی گندم) بوئیں گے تو گیہوں ملیں گے، جو بوئیں گے تو جو ملیں گے اور چاول بوئیں گے تو چاول ملیں گے۔ اسی طرح بعض لوگوں کے دلوں میں بدبختی اور شرارت کا بیج ہوتا ہے یہ لوگ علم دین حاصل کر بھی لیں تو اس بیج کی جڑیں ان کے دل میں مضبوط ہو چکی ہوتی ہیں یوں وہ لوگ فساد پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ نیز جس خوش نصیب کے دل میں شرافت اور سعادت مندی کا بیج ہوتا ہے پھر وہ اس بیج کی علم دین کے ذریعے خوب آبیاری کرتا ہے اور اس میں مزید نکھار پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ شخص ایک نیک انسان اور عالم باعمل بن کر معاشرے میں ابھرتا ہے۔

### اپنے وقت کی قدر کیجیے

ایسے کئی لوگ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی) میں اعتکاف کے لیے آتے ہیں جن کا اپنی اصلاح کے حوالے سے کوئی ذہن نہیں ہوتا تو وہ اپنے دوستوں کے ساتھ گروپ بنا کر فضول باتوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ اگر کوئی دوست باہر سے کباب سمو سے لے آئے تو وہ کھانے میں اپنا وقت برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض تو مدنی مذاکرے تک میں شرکت نہیں کرتے حالانکہ مدنی مذاکرہ اعتکاف میں سب سے اہم سلسلہ ہوتا ہے۔ ان کے کانوں تک مدنی مذاکرے کی آواز ضرور پہنچتی ہے مگر دل میں نہیں اترتی کیونکہ یہ سننے کے لیے بیٹھے ہی نہیں ہوتے تو اس کی برکتوں سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ ہاں! جو لوگ مسجد کے اندر بیٹھ کر توجہ سے مدنی مذاکرہ سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں تو یقیناً ان کے دل پر بھی

اثر ہوتا ہے اور وہ ڈھیروں برکتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیتے ہیں۔ لہذا مُعْتَكِفِينَ کو چاہیے کہ وہ اپنے وقت کی قدر کرتے ہوئے اسے فضولیات میں ضائع کرنے کے بجائے عِلْمِ دین حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

### سارِ اسالِ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ كَالِ انْتِظَارِ

رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ کی آمد میں ابھی کچھ ماہ باقی ہیں لہذا جس سے ہو سکے وہ نیت کر لے کہ ان شاء اللہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی) میں پورے ماہِ رَمَضَانَ کا اعتکاف کروں گا۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں اعتکاف کا نہایت خوبصورت ماحول ہوتا ہے لہذا حتیٰ الْاَمْرُكَانِ فیضانِ مدینہ میں ہی اعتکاف کرنے کی کوشش کیجیے، ورنہ اپنے اپنے شہروں اور نلکوں میں جہاں دعوتِ اسلامی کے تحت اعتکاف کروایا جاتا ہے وہاں اعتکاف کرنے کی ترکیب بنائیے ان شاء اللہ بے شمار فوائد و برکات نصیب ہوں گے۔ اگر ایک ماہ کا اعتکاف کرنا ممکن نہ ہو تو دس دن کے اعتکاف کی ترکیب کیجیے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اعتکاف میں آنا جانا ہی کر لیجیے مثلاً کسی کو نوکری پر جانا ہے تو وہ جائے اور اپنا کام پورا کر کے واپس آجائے اور جہاں اعتکاف ہو رہا ہے وہیں رہے گھر نہ جائے بلکہ نوکری کے بعد سارا وقت اعتکاف والوں کے ساتھ ہی گزارے ان کی صحبت اختیار کرے ایسا کرنے سے بھی کافی کچھ حاصل ہو جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہمیں سارِ اسالِ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ کا انتظار رہتا ہے بلکہ ہم تو سارا سال یہ دُعا مانگتے ہیں ”اَللّٰہُمَّ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ بِصِحَّةٍ وَعَافِيَةٍ یعنی اے اللہ! ہمیں صحت و عافیت کے ساتھ ماہِ رَمَضَانَ سے ملا دے۔“ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ کی برکتوں کے بھی کیا کہنے! رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ کی فضلوں میں جو کیف و سُرور ہوتا ہے وہ دیگر ایام میں نہیں پایا جاتا جیسے ہی رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ کا چاند نظر آتا ہے تو دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور جیسے ہی عید کا چاند نظر



آتا ہے دل غم میں ڈوب جاتا ہے کہ ہائے افسوس! رَمَضَانَ کا بابرکت اور نہایت عظمت و شان والا مہینا ہم سے رُخصت ہو گیا، وہ سب کچھ چلا گیا جو رَمَضَانَ کی وجہ سے ہمیں نصیب ہوا تھا۔ اللہ پاک ہمیں صحت و عافیت کے ساتھ بار بار رَمَضَانَ الْبَارِکَ کا مہینا نصیب فرمائے۔ امین بجا خاتِمِ النَّبِیِّیْنَ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

## مُعْتَمَّرِ اسلامی بھائی اور مدنی مرکز میں اِعتکاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پورے ماہِ رَمَضَانَ کا اِعتکاف کرنے کی نیت فرما لیجیے چاہے آپ نے گزشتہ برسوں میں ایک ماہ کا اِعتکاف کیا ہو یا نہ کیا ہو اور نیت کرتے ہی اس کی تیاری بھی شروع کر دیجیے۔ اگر نیت سچی ہوئی تو نیت کرتے ہی اس کا ثواب ملنا شروع ہو جائے گا۔ بعض خوش نصیب تو اِعتکاف کے ایسے شیدائی ہوتے ہیں کہ طرح طرح کی آزمائشوں کے باوجود وہ اِعتکاف کرنے سے پیچھے نہیں ہٹتے خصوصاً ہمارے مُعْتَمَّر (یعنی بوڑھے) اسلامی بھائی سا لہا سال سے اِعتکاف کر رہے ہیں انہیں منع بھی کیا جائے تو نہیں مانتے اور کسی حال میں اپنے گھر جانے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ چونکہ اجتماعی اِعتکاف میں بہت رش ہوتا ہے تو معذور اسلامی بھائی اور ہمارے مُعْتَمَّر بزرگ سخت آزمائش میں آجاتے ہیں ان کو استیضائے موضوع کے معاملات میں کافی پریشانی ہو جاتی ہے اسی وجہ سے اب ہم نے یہ اُصول بنا دیا ہے کہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی) میں 50 سال سے زائد عمر کے اسلامی بھائیوں کو اِعتکاف میں نہ بٹھایا جائے۔ البتہ فیضانِ مدینہ میں بعض ایسے مُعْتَمَّر اسلامی بھائی بھی ہیں جن کی عمر 70 برس ہو چکی ہے لیکن یہ کافی عرصے سے فیضانِ مدینہ میں ہی اِعتکاف کر رہے ہیں لہذا صرف ان اسلامی بھائیوں کو فیضانِ مدینہ میں اِعتکاف کی اجازت ہے کیونکہ عرصہ دراز سے فیضانِ مدینہ میں

اعتکاف کرنے کی وجہ سے ان اسلامی بھائیوں کو کافی تجربہ ہو چکا ہے، انہیں مدنی مرکز کے اصولوں اور جدول وغیرہ کا علم ہوتا ہے اس وجہ سے اُمید ہے کہ یہ دیگر اسلامی بھائیوں کی تکلیف کا سبب نہیں بنیں گے۔ نئے آنے والے مُعتمَرِ اسلامی بھائی جن کی عمر 50 برس سے زائد ہو انہیں فیضانِ مدینہ میں اعتکاف کرنے کی اجازت نہیں کیونکہ انہیں فیضانِ مدینہ میں اعتکاف کا تجربہ نہیں ہو گا چونکہ پہلے ہی عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے جسم کافی کمزور ہو چکا ہو گا پھر اعتکاف کے جدول کی وجہ سے مزید کمزوری ہو جائے گی، اگر یہ بیمار ہو گئے تو انہیں سنبھالنا مشکل ہو گا۔ نیز استنجا خانوں اور وضو خانوں پر شدید بھیڑ ہونے کی وجہ سے بھی یہ پریشان ہو جائیں گے لہذا ایسے مُعتمَرِ اسلامی بھائی عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں اعتکاف کرنے کے لیے تشریف نہ لائیں۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 1/231)

**سوال:** کیا اسلامی بہنیں اجتماعی اعتکاف کر سکتی ہیں؟

**جواب:** جی نہیں! اسلامی بہنیں اجتماعی اعتکاف نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ عورت کے لیے مسجد بیت یعنی گھر کا وہ حصہ جو اس نے نماز پڑھنے کے لیے مخصوص کیا ہو اسی میں اعتکاف کرنے کی اجازت ہے۔ (در مختار، 3/494 ماخوذاً) لہذا اگر کسی اسلامی بہن کو اعتکاف کرنا ہو تو وہ صرف مسجد بیت ہی میں کرے۔ اگر گھر میں کوئی جگہ نماز پڑھنے کے لیے مخصوص نہ ہو تو اعتکاف سے پہلے کوئی جگہ جیسے گھر کا کوئی کمرہ یا حصہ مخصوص کر لے کہ وہ اسی جگہ نماز پڑھے گی پھر وہیں اعتکاف بھی کر لے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 1/234)

**سوال:** میں اعتکاف کرنا چاہتا ہوں مجھے یہ بتائیے کہ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ایک ماہ کے اعتکاف میں کوئی کورس بھی کروایا جاتا ہے؟

**جواب:** ایک ماہ کے اجتماعی اعتکاف میں صرف کورس نہیں ہوتا بلکہ کورسز ہوتے ہیں اور بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ البتہ اجتماعی اعتکاف کے دوران کوئی Proper کورس نہیں کروایا جاتا۔ لیکن مجموعی طور پر بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ روزانہ دو مدنی مذاکرے ہوتے ہیں جو ایک عرصے سے ہوتے آرہے ہیں، صحت نے ساتھ دیا تو ان شاء اللہ اس بار بھی دو مدنی مذاکرے ہوں گے۔ اس کے علاوہ نماز سکھائی جاتی ہے، دُعائیں وغیرہ یاد کروائی جاتی ہیں اور بھی بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، لہذا ایک ماہ کا اعتکاف کرنے کی سعادت ضرور حاصل کیجیے۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 2/244)

**سوال:** ملتان اور اس کے اطراف کے شہروں کے ذمہ داران نے نیت کی ہے کہ ان شاء اللہ رمضان شریف میں اجتماعی اعتکاف کے لیے ایک ایک ٹرین لے کر آئیں گے، آپ مناسب خیال فرمائیں تو معیار بیان فرمادیتے ہیں کہ کس طرح کے اسلامی بھائیوں کو اعتکاف کے لیے لایا جائے؟

**جواب:** اجتماعی اعتکاف کے لیے سُلجھے ہوئے اسلامی بھائیوں کو لانا چاہیے، یہ نہیں کہ ٹرین لانے کا کہہ دیا ہے تو کسی کو بھی لے کر آجائیں اور ادھر ادھر سے پیسے جمع کر کے 80 سال کے بوڑھے حضرات بھر لیں۔ کوئی بے چارہ فالج کا مریض ہے تو کسی کی حالت ایسی ہے جو بات ہی نہیں سمجھ سکتا اور تربیتی حلقوں کے بیچ میں سو جائے، غصہ کرے، اسلامی بھائیوں کو جھاڑے، استنجا خانوں میں بھیڑ ہو تو وہاں لڑائی شروع کر دے یا بے چارہ بیمار ہو جائے اور اسپتال کا بستر سنبھال لے۔ ایسوں کو تکلیف نہ دی جائے کہ ان کے کچھ نہ کچھ مسائل ضرور ہوتے ہیں۔ اجتماعی اعتکاف میں شرکت کرنے والوں کی عمر 50 سال سے زیادہ نہ ہو اس سے کم ہی ہونی چاہیے۔ ایسے اسلامی بھائیوں کو ترجیح دی جائے جن کی عمر 50 سال سے کم ہو



مسجد میں شور و غل کرتے، ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے اور کبڑی کھیلنا شروع کر دیتے ہیں، والد نماز تراویح پڑھ رہا ہوتا ہے اور بچے پیچھے شور کر رہا ہوتا ہے۔ بچوں کے حوالے سے یہ مسئلہ یاد رکھیے کہ ایسا بچہ جس کے بارے میں غالب گمان ہو کہ یہ پیشاب کر دے گا اسے مسجد میں لانا جائز نہیں اور ایسا بچہ جس کے بارے میں غالب گمان ہو کہ یہ بتا دے گا تو اسے مسجد میں لانا مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، 2/518) اور اگر ایسا بچہ ہے جو مسجد میں شور مچائے گا، ادھر ادھر بھاگے گا، مسجد کا احترام پامال کرے گا نیز نمازیوں کی تکلیف کا باعث بنے گا بھلے 10 سال کا ہی کیوں نہ ہو باپ کو اس کے بارے میں علم ہو کہ یہ ایسا ایسا کرے گا تو اسے مسجد میں لانا گناہ ہو گا۔<sup>(۱)</sup> ایسے بچے عموماً ان مساجد میں ہوتے ہیں جو آبادی والے علاقوں میں بنی ہوتی ہیں، کئی اسلامی بھائیوں کو اس کا تجربہ ہو گا کہ یہ کس قدر ہلکے گتے کرتے ہیں۔

### بچوں کو اعتکاف میں لانے کے نقصانات

بعض بچے آٹھ نو سال کے ہوتے ہیں اور سمجھدار بھی ہوتے ہیں اکیلے ہوں گے تو شرافت سے بیٹھیں گے اور نماز وغیرہ بھی پڑھیں گے لیکن جہاں یہ ایک سے دو ہوئے ساری مسجد سر پر اٹھالیں گے۔ لہذا اگر کوئی کہے کہ میرا بچہ شریف ہے کچھ نہیں کرے گا اور دوسرا شخص بھی یہی سوچ کر اپنے بچے کو مسجد میں لے آئے تو یہ دونوں شریف مل کر

①... اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر (بچوں سے) نجاست کا ظن غالب ہو تو انہیں مسجد میں آنے دینا حرام اور حالت مُتَمَلِّمٌ و مُشْکُوکٌ ہو تو مکروہ۔ اگر بچے بلکہ بوڑھے بھی بے تمیز، نامہذب ہوں، غل مچائیں، بے حرمتی کریں، مسجد میں نہ آنے دیئے جائیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 16/458 عطا)

شرافت کی دھجیاں بکھیر دیں گے، بہت سوں کو اس کا تجربہ بھی ہو گا۔ بہتر یہی ہے کہ بچوں کو اپنے ساتھ نہ لایا جائے۔ اگر کوئی بچہ اس طرح کرے تو اسے روکنا واجب ہو گا۔ اس کے علاوہ اور بھی کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا مثلاً مدنی مذاکرے میں کوئی ایسا موضوع چل رہا ہو جسے سننے میں بھی مزہ آرہا ہے اور اچانک بچہ بولے کہ ابو بھوک لگ رہی ہے یا پانی پینا ہے پھر اس وقت پانی پلانے جائیں گے تو جو بیان ہو رہا تھا اس سے بچے کا والد تو محروم ہو گا ہی ساتھ ساتھ دو چار لوگ اور بھی اس کی وجہ سے پریشان ہوں گے۔ پھر بچہ کہے گا ابو مجھے پیشاب آرہا ہے تو اسے لے کر جانا پڑے گا نہیں لے کر گئے تو وہ وہیں کر دے گا۔ بچے اس طرح کی گڑبڑ کر دیتے ہیں، کبھی کہے گا نیند آرہی ہے کیونکہ سمجھ نہیں آتا تو پھر نیند آتی ہے اب ان کو سنانے کا مسئلہ ہوتا ہے، نہ یہ خود سنتے سمجھتے ہیں نہ والد کو سننے سمجھنے دیتے ہیں لہذا مہربانی کر کے بچوں کو اپنے ساتھ نہ لائیں اور یہ مدنی التجا صرف ماہِ رمضان کے لیے ہی نہیں بلکہ پورے سال کے لیے ذہن نشین کر لیجیے۔ Quantity کے بجائے Quality پر نظر رکھیے، چاہے پوری ٹرین کے بجائے چند بوگیاں ہی لانا پڑیں یا صرف ایک بس ہی لاسکیں۔ مگر جن اسلامی بھائیوں کو لایا جائے وہ سُلجھے ہوئے اور خوفِ خدا والے ہوں کہ ان کو دیکھ کر اللہ یاد آجائے، نہ کہ ایسے ہوں کہ کوئی باہر کا بندہ آکر دیکھے تو بدظن ہو کر چلا جائے اور کہے کہ ہم نے تو بڑی تعریف سنی تھی جبکہ یہاں تو تکار اور لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 2/245)

**سوال:** کتنی عمر کے اسلامی بھائیوں کو اعینکاف میں بٹھایا جائے؟ (1)

1... یہ سوال شعبہ ملفوظات امیر اہل سنت کا قلم کردہ ہے اور جواب امیر اہل سنت دامت بركة ثم العالیہ کا عنایت کیا ہوا ہے۔

**جواب:** جہاں جہاں اجتماعی سنتِ اعتکاف یا پورے مہینے کے اعتکاف کی ترکیب ہو وہاں اور بالخصوص عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے لیے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ مختلف 20 سال سے چھوٹا اور 50 سال سے بڑا نہ ہو کیونکہ بڑی عمر کے بزرگ سنبھالے نہیں جائیں گے اور انہیں جب دورانِ مدنی حلقہ اور مدنی مذاکرہ نیند آئے گی تو یہ ٹانگیں پھیلا کر بالکل بیچ میں سو جائیں گے اور پھر انہیں کوئی روک بھی نہیں پائے گا۔ اس لیے کہ اگر بوڑھوں کو کچھ کہا جائے تو انہیں غصہ بھی جلدی آجاتا ہے۔ بوڑھے بے چارے معذور اور بیمار ہوتے ہیں اور ان کا حافظہ، ہاضمہ اور ہر عضو کمزور ہو جاتا ہے صرف زبان طاقت ور ہوتی ہے جس سے اسٹیٹ فائر ہوتے ہیں تو یوں بعض اوقات بوڑھے خود بھی تکلیف اٹھاتے ہیں اور دوسروں کے لیے بھی تکلیف کا باعث بن جاتے ہیں اس لیے معذوروں اور بوڑھوں کو اعتکاف میں نہ لایا جائے۔ میٹرک کے طلباء اور جامعۃ المدینہ اور عاشقانِ رسول کے مدارس کے طلبائے کرام اپنا کارڈ دکھا کر اعتکاف کر سکتے ہیں اور اگر ان میں کوئی 20 سال سے کم عمر کا بھی ہو تو اسے بھی شاید اعتکاف میں بیٹھنے کی رعایت ہے اور یہ سب اس لیے ہے تاکہ طلباء چھٹیوں میں ادھر ادھر خوار ہونے کے بجائے اللہ پاک کے گھر میں بیٹھ جائیں اور دین سیکھ لیں کہ اس سے ان کو فائدہ ہو گا۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 2/323)

**سوال:** جو اجتماعی اعتکاف میں سیکھنے سکھانے کے مدنی حلقوں میں شرکت نہیں کرتے وہ اعتکاف میں بیٹھنا چاہیں تو کیا کیا جائے؟<sup>(۱)</sup>

**جواب:** ہماری مجالس اور ذمہ دارانِ اسلامی بھائی اعتکاف کے لیے ایسے افراد کے کارڈ ہر

1... یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت کا قائم کردہ ہے اور جواب امیرِ اہل سنت دامت بركة ختم اعلیٰ کا عنایت کیا ہوا ہے۔

گزنہ بنائیں۔ اعتکاف میں ایک تعداد ایسی بھی آتی ہے کہ جسے دُعا میں اور نماز وغیرہ سکھانے کے لیے لگائے گئے مدرسۃ المدینہ بالغان کے حلقے میں شرکت کرنے سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی یہ اعتکاف میں صرف کھاتے پیتے اور جان بناتے ہیں، ایسے لوگ چوپال لگاتے ہیں اور کھلے آسمان تلے (عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کی مسجد کے باہر صحن میں) بیٹھ کر گپیں مار رہے ہوتے ہیں اور ان سے ملنے کے لیے آنے والوں میں سے کوئی ان کے لیے کھچڑی لارہا ہوتا ہے اور کوئی کھچڑی لارہا ہوتا ہے جسے یہ سب مل کر کھا رہے ہوتے ہیں تو ایسوں سے ہاتھ جوڑ کر معذرت ہے کہ یہ اعتکاف میں نہ آئیں اور ہمیں اپنے شر سے بچائیں۔ ہمیں اعتکاف میں بٹھانے کے لیے وہ اسلامی بھائی چاہئیں کہ جو اعتکاف میں عبادت و تلاوت کریں، فرض نمازیں باجماعت پڑھیں اور سُنّتیوں اور دُعا میں سیکھنے سکھانے کے حلقوں اور مدنی مذاکروں میں 100 فیصد شرکت کریں۔ یاد رکھیے! ہمیں اعتکاف میں مُتَعَلِّفین کی بھیڑ اور Quantity (یعنی تعداد) نہیں بلکہ Quality (یعنی معیار) چاہیے۔ جو اسلامی بھائی مُتَعَلِّفین کی ٹرینیں بھر کر لاتے ہیں انہیں چاہیے کہ بھلے وہ بارہ بوگیوں کے بجائے دو بوگیاں بھر کر لائیں مگر ان میں Quality (یعنی معیار) والے اسلامی بھائی ہوں جو یہاں سے سیکھ کر جائیں مگر عام طور پر Quality (یعنی معیار) نہیں Quantity (یعنی مقدار) ہوتی ہے اور ایسے افراد اعتکاف کے لیے آتے ہیں کہ جنہیں سیکھنے سکھانے میں دلچسپی نہیں ہوتی۔ وہ دوسروں کو بھی تنگ کر رہے ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ کباب سمو سے کھاتے ہیں اور پھر بیمار ہو کر ہمارے کلینک کی دوائیاں بھی کھا جاتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ہر جگہ مُتَعَلِّفین کے لیے کلینک کا اہتمام نہیں ہوتا البتہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں



ایک چھوٹا سا کلینک قائم کیا جاتا ہے جس میں محدود دواؤں کو دیا جاتا ہے اور کچھ ڈاکٹر رضا کارانہ طور پر تشریف لاتے ہیں۔ اب ایسا نہیں کہ جو بے چارہ بیمار ہو کر کلینک جائے اس کے بارے میں یہ کہا جائے کہ یہ کھا کھا کر بیمار ہوا ہے کیونکہ اعتکاف میں رش ہوتا ہے اور بعض لوگوں کی طبیعتوں میں نزاکت ہوتی ہے جس کے باعث انہیں رش کی وجہ سے نیند نہیں آتی تو بے آرامی کی وجہ سے وہ بیمار ہو جاتے ہیں۔ بہر حال اپنی صحت کا خیال رکھیے اور بس اُن لوگوں کو اعتکاف کے لیے لائیے جو دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور رضائے الہی پانے کی خاطر آئیں۔ بقیہ کو نہ لائیے اور نہ ایسوں کو اعتکاف کارڈ دیا جائے۔ بعضوں کے بارے میں تو مجلسِ اعتکاف کو بھی پتا چل جاتا ہو گا کہ یہ اعتکاف میں خالی کھائیں پیئیں گے اور اپنا سٹرز دوسروں تک پہنچائیں گے تو مُعْتَفٰئِن کو ایسے لوگوں کے سٹرز سے بچانا ضروری ہے۔

### سیر و تفریح کرنے والوں کو بھی اعتکاف میں نہ لایا جابا

اسی طرح سیر و تفریح کرنے والوں کو بھی اعتکاف میں نہ لایا جابا۔ چونکہ پنجاب میں سمندر نہیں ہے اس لیے ایک تعداد سمندر دیکھنے کے لیے بھی پنجاب وغیرہ سے اعتکاف میں آ جاتی ہے اور پھر یہ سمندر دیکھنے جاتے ہیں اور وہاں اُونٹ پر بیٹھ کر تصویریں کھنچواتے ہیں جنہیں وہ بعض اوقات سوشل میڈیا پر بھی عام کر دیتے ہیں تو ایسوں کو دعوتِ اسلامی والا نہ کہا جائے۔ دعوتِ اسلامی سمندر کی طرح ہے اور جب سمندر میں جال پھینکا جائے تو اس میں مچھلی بھی آئے گی، کیکیٹرا بھی آئے گا اور ہو سکتا ہے دریائی سانپ بھی آجائے تو اس طرح کے اسلامی بھائی بھی اعتکاف میں آتے ہیں جو دعوتِ اسلامی کو بدنام کرتے ہیں، لہذا گھومنے پھرنے والوں کو بھی اعتکاف کے لیے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی نہ لایا جائے۔ ہمارے یہاں کراچی میں جو سمندر ہے اس کا نام ”بَحرِ عرب“ ہے تو اگر کسی نے

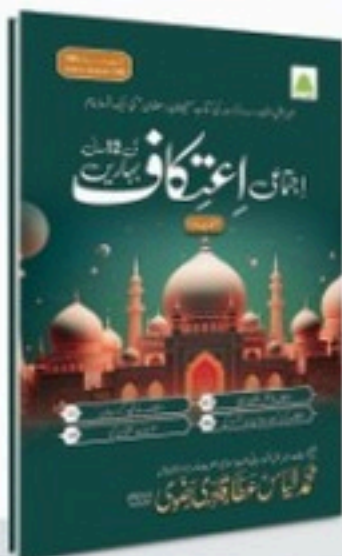
سمندر دیکھنا ہے تو وہ اعتکاف کے علاوہ آئے اور اس نیت سے سمندر دیکھے کہ یہ حجازِ مُقَدَّس کو چومنے جاتا ہے۔ پہلے کراچی کے سمندر سے سفینہ (سمندری جہاز) بھی حاجیوں کا قافلہ لے کر جَدَّہ شریف جایا کرتا تھا۔ یاد رکھیے! سمندر دیکھنا گناہ نہیں ہے مگر جب اعتکاف کے لیے آئیں تو پورا وقت یہیں بسر کریں اور سمندر اور بازاروں کا رُخ نہ کریں۔ یہ بات بھی ذہن نشین کر لیجیے کہ اعتکاف کے لیے سوال کرنا جائز نہیں ہے۔ لہذا جب اعتکاف کے لیے آئیں تو کسی سے اس طرح کا سوال نہ کریں کہ مجھے دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں اعتکاف کے لیے جانا ہے اور میرے پاس آنے جانے کا کر ایہ اور جیب خرچی نہیں ہے لہذا آپ میری مدد کر دیجیے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 2/324 متقطعا)

**سوال:** کیا مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی شریف میں آبِ زم زم پینے کے لیے اعتکاف کی نیت ضروری ہے؟

**جواب:** آبِ زم زم شریف پینے یا کھانا کھانے کے لیے اعتکاف کی نیت نہیں ہو سکتی اور اگر کر لی تو یہ نیت معتبر نہیں۔ اعتکاف کی نیت صرف ثواب کے لیے کر سکتے ہیں۔ مسجدِ حرام یا مسجدِ نبوی میں بھی غیر مُعْتَكِف یعنی جس نے اعتکاف کی نیت نہیں کی اس کے لیے آبِ زم زم پینا جائز نہیں۔ اگر پہلے اعتکاف کی نیت نہیں کی تھی اور اب آبِ زم زم پینا ہے تو اس کے لیے یہ نیت نہیں کی جاسکتی بلکہ ثواب کی نیت سے اعتکاف کی نیت کریں پھر ذُکُرو دُرو پڑھیں مثلاً بارہ مرتبہ دُرو د شریف پڑھ لیں اب آبِ زم زم پینا جائز ہو جائے گا۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 2/451)

# اگلے ہفتے کا رسالہ



فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

+92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net